Freebooks.pk
Free Notes • Past Papers • Guides for Students

اردو لازمی جماعت گیارہویں — پنجاب بورڈ (PECTAA)

سبق 11

# تاریخ کا کفن

Urdu Class 11 Lesson 11: Tareekh ka Kafan (Amar Jaleel)

امر جلیل • سندھی افسانہ • شیدی • طبقاتی نظام • تلخیص نگاری

© freebooks.pk — Original educational content

Free notes: freebooks.pk

# سبق 11: تاریخ کا کفن

Urdu Class 11 Lesson 11: Tareekh ka Kafan (Amar Jaleel)

یہ نوٹس پنجاب بورڈ (PECTAA) کی جماعت گیارہویں کی کتاب اردو (لازمی) کے گیارہویں سبق 'تاریخ کا کفن' پر مبنی ہیں۔ یہ سندھی زبان کے ممتاز ادیب امر جلیل کا افسانہ ہے جس میں ایک غریب، سیاہ فام شیدی عید کی نماز میں پہلی صف میں کھڑا ہونا چاہتا ہے، اور معاشرہ اس کی اس خواہش کو جرم بنا دیتا ہے۔

افسانہ دکھاتا ہے کہ ہمارے رہنما زبان سے تو انسانی برابری کی تلقین کرتے ہیں مگر عملی طور پر معاشرہ امیر اور غریب، طاقت ور اور کمزور میں بٹا ہوا ہے۔ نوٹس میں مصنف کا تعارف، افسانے کا اقتباس وار خلاصہ، شیدی کا کردار، مرکزی خیال، مشکل الفاظ، محاورات، تلخیص نگاری اور مختصر، تفصیلی اور معروضی سوالات شامل ہیں۔

## تدریسی مقاصد

- طلبہ کو فنِ افسانہ نگاری سے آگاہ کرنا۔
- امر جلیل کی ادبی اور صحافتی خدمات، بالخصوص سندھی ادب سے روشناس کرانا۔
- طبقاتی نظام کی بدصورتی کو آشکار کرنا۔
- طلبہ کے دلوں میں غربت کے مارے لوگوں کی مدد اور احترام کا جذبہ پیدا کرنا۔
- یہ باور کرانا کہ علاقائی ادب کے مطالعے سے قومی وحدت مضبوط ہوتی ہے۔

## مصنف کا تعارف

امر جلیل کا اصل نام قاضی عبد الجلیل ہے۔ وہ سندھ کے شہر روہڑی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کراچی اور نواب شاہ میں حاصل کی، پھر کراچی یونیورسٹی سے معاشیات اور تاریخ میں ماسٹرز کیا۔ انھوں نے سندھی اور انگریزی میں افسانے، ڈرامے، مضامین اور کالم لکھ کر شہرت پائی۔

انھوں نے پیشہ ورانہ زندگی کا آغاز ریڈیو پاکستان کراچی سے کیا، بعد میں اسلام آباد منتقل ہوئے اور مختلف تعلیمی اداروں میں بھی کام کیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کراچی میں مقیم ہوئے۔ وہ انگریزی اخبارات، بالخصوص 'ڈان'، میں حالاتِ حاضرہ پر کالم لکھتے رہے۔ جوانی میں وہ کرکٹ کے شوقین تھے اور مقامی سطح پر وکٹ کیپر اور بلے باز کے طور پر کھیلتے رہے۔

ان کی کہانیوں میں معاشرتی ناہمواریوں کی نشان دہی ملتی ہے؛ انھوں نے وڈیروں، زمینداروں اور جعلی پیروں کے کردار افسانوی انداز میں پیش کیے اور ہمیشہ جمہوریت کے حق میں اور آمریت کے خلاف لکھا۔ ان کی تحریروں کے کئی زبانوں میں



Free notes: freebooks.pk

تراجم ہوئے۔ افسانوی مجموعوں میں ‘دل جی دنیا’ اور ‘تاریخ کا کفن’ شامل ہیں۔ انھیں پرائیڈ آف پرفارمنس اور کمالِ فن ایوارڈ سمیت کئی اعزازات ملے۔

## اہم اصطلاحات اور قواعد

### افسانہ

مختصر کہانی جو ایک واقعے، ایک کردار یا ایک تاثر کے گرد گھومتی ہے اور ایک نشست میں پڑھی جا سکتی ہے۔

### علاقائی ادب

پاکستان کی علاقائی زبانوں (سندھی، پنجابی، پشتو، بلوچی وغیرہ) کا ادب؛ یہ افسانہ سندھی سے اردو میں آیا ہے۔

### طنز

کسی برائی پر ایسا چبھتا ہوا انداز جس سے قاری سوچنے پر مجبور ہو؛ مصنف ‘نیک صورت’ اور ‘فرشتوں جیسے’ لوگوں کے ظالمانہ رویے سے طنز کرتا ہے۔

### علامت

شیدی محروم طبقے کی، محمود صاحب طاقت ور طبقے کی، اور ‘پہلی صف’ برابری کے حق کی علامت ہے۔

### تلمیح

کسی تاریخی واقعے کی طرف اشارہ؛ محمود (غزنوی) و ایاز کی ایک صف میں نماز کی تلمیح، جسے اقبال نے بھی اپنے شعر میں باندھا۔

### محاورہ

وہ ترکیب جو لغوی کے بجائے مخصوص معنی دے، جیسے چودہ طبق روشن ہونا، کندھا دینا، مزہ دوبالا ہونا۔

### اعراب

زبر، زیر، پیش، جزم اور تشدید کی علامتیں جو درست تلفظ بتاتی ہیں، جیسے صَلیب، مُصَلّی، قَہقَہہ، نِشَست، اِرتِکاب۔

### تلخیص نگاری

کسی عبارت کو کم سے کم الفاظ میں، اصل تاثر اور نکات برقرار رکھتے ہوئے، عموماً ایک تہائی حجم میں ایک جامع پیراگراف کی صورت لکھنا۔

### میڈیا انفارمیشن لٹریسی (MIL)

Media and Information Literacy: معلومات کو پرکھنے، جعلی خبروں کو پہچاننے اور میڈیا کو ذمہ داری سے استعمال کرنے کی صلاحیت۔


Free notes: freebooks.pk

## افسانے کا تعارف

افسانہ کراچی کی ایک بڑی عید گاہ میں عید کی نماز سے کچھ پہلے کا ہے۔ ایک کالا، دبلا، چیتھڑوں میں ملبوس ادھیڑ عمر شیدی آخری صف سے اٹھتا ہے اور صف بہ صف آگے بڑھنے لگتا ہے۔ ہر صف کے لوگ اسے حقارت سے روکتے، طعنے دیتے اور اس پر چوری، جیب تراشی اور جاسوسی کے الزام لگاتے ہیں، مگر وہ خاموشی سے آگے بڑھتا رہتا ہے۔

پہلی صف میں ملک کی مشہور شخصیت محمود صاحب افسروں، صنعت کاروں اور تاجروں کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ حفاظتی عملہ شیدی کو دشمن کا ایجنٹ سمجھ کر عید گاہ سے باہر لے جاتا اور بے رحمی سے مارتا ہے۔ ہر سوال پر شیدی ایک ہی جواب دیتا ہے کہ وہ پہلی صف میں کھڑا ہو کر نماز پڑھنا چاہتا ہے۔ آخر میں وہ خود کو ایاز کہتا ہے جو محمود کے ساتھ ایک ہی صف میں نماز پڑھے گا۔ عنوان بتاتا ہے کہ برابری کی تاریخ کو ہم نے کفن پہنا دیا ہے۔

## اقتباس وار خلاصہ

### عید گاہ کا منظر

مصنف عید گاہ کی بھیڑ کا نقشہ کھینچتا ہے: رنگ برنگے کپڑوں میں ہر طرح کے لوگ ہیں۔ مولوی صاحب جوش سے وعظ کر رہے ہیں اور رحمت کے بجائے عذاب سے ڈرا رہے ہیں، مگر لوگوں کا دھیان وعظ پر کم اور اپنے جوتوں اور بچوں کی نگہداشت پر زیادہ ہے۔ اس منظر سے مصنف ظاہری دین داری اور اندرونی بے یقینی پر طنز کرتا ہے۔

### شیدی کا حلیہ اور آگے بڑھنا

آخری صف سے ایک لمبا، دبلا، سیاہ فام شیدی اٹھتا ہے جس کے بال خشک، آنکھیں اداس اور کپڑے پھٹے ہوئے ہیں؛ بوجھ اٹھا اٹھا کر اس کی پشت جھک چکی ہے۔ وہ ایک ایک صف آگے بڑھتا ہے۔ ہر صف کے لوگ اسے برا بھلا کہتے، اس کی رنگت اور حلیے کا مذاق اڑاتے اور اسے پیچھے دھکیلتے ہیں، مگر وہ کوئی جواب نہیں دیتا اور اس کی آنکھوں میں ایک پراسرار روشنی بڑھتی جاتی ہے۔

### الزامات کا شور

شور بڑھتا ہے تو لوگ اپنے جوتے اٹھا لیتے ہیں اور بچوں کو گود میں بٹھا لیتے ہیں۔ ہر طرف سے آوازیں آتی ہیں کہ یہ چور ہے، جیب کترا ہے، بدمعاش ہے۔ لوگ اسے سزا دینے کے طریقوں پر آپس میں الجھ پڑتے ہیں مگر کسی فیصلے پر نہیں پہنچتے۔ مولوی صاحب بھی وعظ روک کر تماشا دیکھنے لگتے ہیں۔

### ماموں خان موچی کی گواہی

ایک غریب شخص ماموں خان موچی بھیڑ سے نکل کر گواہی دیتا ہے کہ وہ شیدی کو جانتا ہے، یہ نہ چور ہے نہ جیب کترا، بس شیدی ہے۔ مگر لوگ اسے بھی حقارت سے دھتکار دیتے ہیں اور وہ دھکے کھا کر غائب ہو جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے


Free notes: freebooks.pk

کہ غریب کی گواہی کی معاشرے میں کوئی قدر نہیں۔

### پہلی صف اور محمود صاحب

پہلی صف میں مشہور شخصیت محمود صاحب شہر کے افسروں، صنعت کاروں اور تاجروں کے ساتھ بیٹھے اخباری فوٹوگرافروں سے تصویریں کھنچوا رہے ہیں۔ ان کے پیچھے سادہ کپڑوں میں مسلح حفاظتی عملہ بیٹھا ہے۔ کوئی چلا کر کہتا ہے کہ یہ شیدی دشمن ملک کا ایجنٹ ہے اور محمود صاحب کو قتل کرنے آیا ہے۔ شیدی چھلانگیں لگاتا آگے بڑھتا ہے تو عملہ اسے دبوچ کر باہر لے جاتا ہے۔

### تشدد اور ایک ہی جواب

عید گاہ کے اندر مولوی صاحب محمود صاحب کی درازیٔ عمر کی دعا مانگنے لگتے ہیں اور لوگ شیدی کو بھول جاتے ہیں۔ باہر حفاظتی عملہ اسے لاتوں، گھونسوں اور چھڑی سے مارتا اور بار بار پوچھتا ہے کہ وہ کس نیت سے پہلی صف کی طرف بڑھ رہا تھا۔ خون میں لت پت شیدی ہر بار یہی کہتا ہے کہ وہ پہلی صف میں نماز پڑھنا چاہتا ہے؛ عملہ اسے جھوٹا، پاگل اور بہروپیا کہتا ہے۔

### انجام: میں ایاز ہوں

مار کھا کر شیدی ادھ موا ہو جاتا ہے۔ جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ وہ کون ہے اور محمود صاحب کے ساتھ نماز کیوں پڑھنا چاہتا ہے، تو ایک لمحے کو اس کی آنکھوں میں وہی روشنی لوٹ آتی ہے اور وہ ٹوٹے لہجے میں کہتا ہے کہ وہ ایاز ہے اور محمود کے ساتھ ایک ہی صف میں نماز پڑھے گا۔ یہ جملہ اسلامی تاریخ کی اس روایت کی یاد دلاتا ہے جس میں بادشاہ اور غلام ایک صف میں کھڑے ہوتے تھے۔

## مرکزی خیال

افسانے کا مرکزی خیال یہ ہے کہ اسلام نے بندہ و آقا کو ایک صف میں کھڑا کیا تھا، مگر آج ہمارے معاشرے نے اس برابری کو صرف تقریروں تک محدود کر دیا ہے۔ غریب اور کمزور کو ظاہری حلیے اور رنگت کی بنیاد پر حقیر سمجھا جاتا ہے، اس پر بلا ثبوت الزام لگائے جاتے ہیں، اور طاقت ور طبقہ عبادت گاہ میں بھی اپنی الگ صف بنا لیتا ہے۔ ‘تاریخ کا کفن’ کا مطلب ہے کہ ہم نے مساوات کی شان دار تاریخ کو دفن کر دیا ہے۔

## اہم الفاظ کے معنی

### شیدی

افریقی نسل سے تعلق رکھنے والے لوگ جو سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں آباد ہیں۔


Free notes: freebooks.pk

**صلیب**

سولی؛ یہاں شیدی کے سیدھے چوڑے کندھوں کی تشبیہ۔

**عید گاہ**

وہ کھلا میدان جہاں عید کی نماز ادا کی جاتی ہے۔

**بھانت بھانت کے**

طرح طرح کے، مختلف قسم کے۔

**مصلّیٰ**

جائے نماز۔

**حقارت آمیز**

نفرت اور کم تری ظاہر کرنے والا۔

**حواس باختہ**

گھبرایا ہوا، ہوش اڑا ہوا۔

**بہروپیا**

روپ بدل کر دھوکا دینے والا۔

**ادھ موا**

آدھا مرا ہوا، بہت زخمی۔

**درگت بنانا**

بری حالت کرنا، خوب مارنا۔

**زیر و زبر ہونا**

الٹ پلٹ ہونا۔

**ایاز**

سلطان محمود غزنوی کا وفادار غلام؛ مساوات کی علامت۔

## خاکہ

**تاریخ کا کفن: کہانی کا سفر:** یہ خاکہ دکھاتا ہے کہ شیدی آخری صف سے پہلی صف تک کیسے پہنچا اور معاشرے نے کیا ردِ عمل دیا۔

## تاریخ کا کفن: کہانی کا سفر




# مختصر سوالات و جوابات

### شیدی کی شکل و صورت کیسی تھی؟

سیاہ فام، لمبا اور دبلا؛ بال خشک، آنکھیں اداس، کپڑے چیتھڑے؛ کندھے سیدھے اور بوجھ اٹھانے سے پشت جھکی ہوئی۔

### کورے پاجامے پر پاؤں رکھنے کی شکایت کس نے کی؟

اگلی صف میں سفید کپڑوں والے ایک شخص نے غصے سے شیدی سے یہ شکایت کی۔

### شیدی پر کون کون سے الزام لگائے گئے؟

چور، جیب کترا، جوتوں کا چور، بدمعاش، لفنگا اور دشمن ملک کا ایجنٹ۔

### شیدی کیا چاہتا تھا؟

وہ پہلی صف میں محمود صاحب کے ساتھ کھڑا ہو کر نماز پڑھنا چاہتا تھا۔

freebooks.pk



Free notes: freebooks.pk

## محمود صاحب کون تھے؟

ملک کی نامور، ہر دل عزیز شخصیت جو پہلی صف میں افسروں، صنعت کاروں اور تاجروں کے ساتھ بیٹھے تھے اور جن کی حفاظت پر عملہ مامور تھا۔

## 'میں ایاز ہوں... محمود کے ساتھ ایک صف میں نماز پڑھوں گا' کس شعر کی طرف اشارہ ہے؟

علامہ اقبال کے اس شعر کی طرف جس میں محمود و ایاز کے ایک ہی صف میں کھڑے ہونے اور بندہ و آقا کا فرق مٹ جانے کا ذکر ہے۔

## ماموں خان موچی نے کیا گواہی دی؟

کہ وہ شیدی کو جانتا ہے؛ وہ نہ چور ہے نہ جیب کترا، صرف شیدی ہے۔

## لوگ وعظ کے دوران کس چیز کی نگرانی کر رہے تھے؟

اپنے جوتوں اور ساتھ لائے بچوں کی۔

## حفاظتی عملے نے شیدی کو کیا سمجھا؟

دشمن ملک کا ایجنٹ جو محمود صاحب کو نقصان پہنچانے آیا ہو؛ بعد میں پاگل اور بہروپیا۔

## افسانے کے عنوان 'تاریخ کا کفن' کی وضاحت کریں۔

اسلام کی مساوات والی تاریخ کو معاشرے نے عملاً دفن کر دیا ہے؛ وہ صرف تقریروں میں زندہ ہے۔

## MIL سے کیا مراد ہے؟

Media and Information Literacy، یعنی معلومات کو پرکھنے اور میڈیا کو ذمہ داری سے استعمال کرنے کی صلاحیت۔

## تلخیص نگاری کسے کہتے ہیں؟

کسی عبارت کو اصل نکات اور تاثر برقرار رکھتے ہوئے تقریباً ایک تہائی الفاظ میں ایک جامع پیراگراف کی صورت لکھنا۔

# تفصیلی سوالات و جوابات

## افسانہ 'تاریخ کا کفن' کا خلاصہ لکھیں۔

آغاز

کراچی کی عید گاہ میں نماز سے پہلے مولوی صاحب وعظ کر رہے ہیں اور لوگ جوتوں اور بچوں کی فکر میں ہیں۔ آخری صف سے ایک غریب، سیاہ فام شیدی اٹھ کر آگے بڑھتا ہے۔


Free notes: freebooks.pk

### لوگوں کا رویہ

ہر صف کے لوگ اسے طعنے دیتے، دھکے دیتے اور اس پر چوری اور جیب تراشی کے الزام لگاتے ہیں۔ ماموں خان موچی کی گواہی بھی رد کر دی جاتی ہے۔

### پہلی صف

پہلی صف میں محمود صاحب اشرافیہ کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ شیدی کو دشمن کا ایجنٹ قرار دے کر حفاظتی عملہ باہر لے جاتا ہے۔

### انجام

شدید تشدد کے باوجود شیدی یہی کہتا ہے کہ وہ پہلی صف میں نماز پڑھے گا، اور آخر میں خود کو ایاز کہتا ہے جو محمود کے ساتھ ایک صف میں کھڑا ہو گا۔

## شیدی کے کردار کا جائزہ لیں۔

### محروم طبقے کی علامت

شیدی غربت، سیاہ رنگت اور پھٹے کپڑوں کی وجہ سے حقیر سمجھا جاتا ہے؛ وہ معاشرے کے نچلے طبقے کا نمائندہ ہے۔

### خاموش عزم

وہ کسی طعنے کا جواب نہیں دیتا اور نہ مڑ کر دیکھتا ہے؛ اس کی آنکھوں کی پراسرار روشنی اس کے پختہ ارادے کو ظاہر کرتی ہے۔

### حق کا مطالبہ

اس کی خواہش کوئی جرم نہیں، صرف یہ کہ وہ بھی برابر کا مسلمان ہونے کی حیثیت سے پہلی صف میں نماز پڑھے۔

### استقامت

شدید تشدد کے باوجود وہ اپنی بات سے نہیں ہٹتا؛ آخر میں 'ایاز' بن کر مساوات کی تاریخ یاد دلاتا ہے۔

## افسانے میں طبقاتی نظام اور سماجی منافقت پر کیسے طنز کیا گیا ہے؟

### ظاہری دین داری

لوگ وعظ سنتے ہوئے بھی جوتوں کی فکر میں ہیں اور 'نیک صورت' اور 'فرشتوں جیسے' لوگ ہی سب سے زیادہ بدسلوکی کرتے ہیں۔

### حلیے پر فیصلہ

شیدی پر محض رنگت اور غربت کی بنیاد پر چوری اور جاسوسی کے الزام لگا دیے جاتے ہیں؛ کوئی ثبوت نہیں مانگتا۔


Free notes: freebooks.pk

### اشرافیہ کی الگ صف

پہلی صف افسروں، صنعت کاروں اور تاجروں کے لیے مخصوص بن گئی ہے جو تصویریں کھنچوا رہے ہیں؛ عبادت بھی نمائش بن گئی ہے۔

### مذہبی رہنما کا کردار

مولوی صاحب ظلم رو کنے کے بجائے تماشا دیکھتے ہیں اور پھر محمود صاحب کی درازیٔ عمر کی دعا میں لگ جاتے ہیں۔

## امر جلیل کی ادبی خدمات بیان کریں۔

### تعارف

اصل نام قاضی عبد الجلیل؛ روہڑی، سندھ میں پیدا ہوئے؛ کراچی یونیورسٹی سے معاشیات اور تاریخ میں ماسٹرز کیا۔

### تحریری میدان

سندھی اور انگریزی میں افسانے، ڈرامے، مضامین اور کالم لکھے؛ ریڈیو پاکستان سے وابستہ رہے۔

### موضوعات

معاشرتی ناہمواری، وڈیرہ شاہی اور جعلی پیری پر تنقید؛ جمہوریت کی حمایت اور آمریت کی مخالفت۔

### اعزازات

پرائیڈ آف پرفارمنس اور کمالِ فن ایوارڈ؛ ان کی تحریروں کے متعدد زبانوں میں تراجم ہوئے۔

## معروضی سوالات (MCQs)

**'تاریخ کا کفن' کے مصنف ہیں: (الف) امر جلیل (ب) امجد اسلام امجد (ج) سعادت حسن منٹو (د) خدیجہ مستور**

درست جواب: (الف) امر جلیل۔ امر جلیل۔

**امر جلیل کا اصل نام ہے: (الف) قاضی عبد الجلیل (ب) عبد الجلیل خان (ج) جلیل احمد (د) قاضی عبد الرحمٰن**

درست جواب: (الف) قاضی عبد الجلیل۔ قاضی عبد الجلیل۔

**امر جلیل بنیادی طور پر کس زبان کے ادیب ہیں؟ (الف) پنجابی (ب) سندھی (ج) پشتو (د) بلوچی**

درست جواب: (ب) سندھی۔ سندھی۔

**افسانے کا واقعہ کہاں پیش آتا ہے؟ (الف) جامع مسجد لاہور (ب) کراچی کی عید گاہ (ج) روہڑی کا بازار (د) نواب شاہ کا اسٹیشن**

درست جواب: (ب) کراچی کی عید گاہ۔ کراچی کی عید گاہ۔

**شیدی کس صف سے اٹھا تھا؟ (الف) پہلی (ب) دوسری (ج) درمیانی (د) آخری**

درست جواب: (د) آخری۔ آخری صف۔

**شیدی کے حق میں گواہی کس نے دی؟ (الف) مولوی صاحب (ب) محمود صاحب (ج) ماموں خان موچی (د) ایک افسر**

درست جواب: (ج) ماموں خان موچی۔ ماموں خان موچی۔

**پہلی صف میں کون سی مشہور شخصیت موجود تھی؟ (الف) ایاز صاحب (ب) محمود صاحب (ج) جلیل صاحب (د) سلیم صاحب**

درست جواب: (ب) محمود صاحب۔ محمود صاحب۔

**حفاظتی عملے نے شیدی کو کیا سمجھا؟ (الف) مہمان (ب) غیر ملکی ایجنٹ (ج) مولوی (د) فوٹوگرافر**

درست جواب: (ب) غیر ملکی ایجنٹ۔ ایجنٹ۔

**آخر میں شیدی نے اپنے آپ کو کیا کہا؟ (الف) محمود (ب) ایاز (ج) موچی (د) مسافر**

درست جواب: (ب) ایاز۔ ایاز۔

**افسانے کا بنیادی موضوع ہے: (الف) حب الوطنی (ب) طبقاتی تفریق اور مساوات (ج) تعلیم کی اہمیت (د) دیہی زندگی**

درست جواب: (ب) طبقاتی تفریق اور مساوات۔ مساوات۔

**تلخیص عموماً اصل عبارت کا کتنا حصہ ہوتی ہے؟ (الف) نصف (ب) ایک تہائی (ج) ایک چوتھائی (د) دو تہائی**

درست جواب: (ب) ایک تہائی۔ ایک تہائی۔

**'MIL' میں 'M' سے مراد ہے: (الف) Media (ب) Mobile (ج) Message (د) Mind**

درست جواب: (الف) Media۔ Media and Information Literacy۔

## تیز نظرثانی خلاصہ

- مصنف: امر جلیل (قاضی عبد الجلیل)، روہڑی، سندھ؛ سندھی و انگریزی ادیب و کالم نگار؛ پرائیڈ آف پرفارمنس۔
- صنف: افسانہ (سندھی سے اردو)؛ مقام: کراچی کی عید گاہ۔
- کردار: شیدی، ماموں خان موچی، محمود صاحب، مولوی صاحب، حفاظتی عملہ، نمازی۔
- واقعہ: آخری صف سے پہلی صف کا سفر؛ طعنے اور الزامات؛ ایجنٹ قرار دے کر تشدد؛ 'میں ایاز ہوں'۔
- مرکزی خیال: اسلامی مساوات صرف تقریروں میں؛ طبقاتی تفریق اور سماجی منافقت پر طنز۔



Free notes: freebooks.pk

- قواعد: محاورات، اعراب، تلخیص نگاری (ایک تہائی)، MIL والی عبارت۔

## امتحانی نکات

- خلاصہ لکھتے وقت شیدی کے آخری صف سے پہلی صف تک کے سفر کو ترتیب سے بیان کریں، مکالمے نقل نہ کریں۔
- مرکزی خیال میں عنوان 'تاریخ کا کفن' کی وضاحت ضرور کریں؛ یہ اکثر الگ سوال کے طور پر بھی آتا ہے۔
- اقبال والے سوال میں محمود و ایاز کی تلمیح اور بندہ و آقا کی برابری کا مفہوم لکھیں۔
- تلخیص میں عنوان ضرور دیں، مثالیں اور مترادفات نکال دیں اور ایک ہی پیراگراف لکھیں۔
- محاورات کو ایسے جملوں میں استعمال کریں جن سے ان کا مفہوم خود واضح ہو جائے۔